عیسوی کے آغاز سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے شروع کیا۔ یہ رجحانات مغلیہ زوال کے حالات میں عوام کے اندر اسلام کی افادیت باقی رکھنے کے لیے وجود میں آئے تھے۔ صرف انھی دو حقائق کا کتاب میں تذکرہ ظاہر کر دیتا ہے کہ مصنف نے سنجیدہ تحقیق و جستجو کی کوشش ضرور کی ہے، خواہ اس میں مکمل کامیابی نہ حاصل ہوئی ہو۔ مغربی دنیا میں اسلامی تنظیموں اور تحریکوں کے بارے میں مطالعات کا عام ڈھرہ یہ ہے کہ پہلے سے طے کر لیا جاتا ہے کہ کسی کتاب، فلم یا دوسری کاوش کے ذریعہ ناظرین کو کیا پیغام دینا اور کیا ثابت کرنا ہے۔ پھر اس نہج پر لکھنے کے لیے من مانے اور قطع و برید شدہ حقائق، واقعات یا بیانات اکٹھا کر کے ان کو بطور شواہد پیش کیا جاتا ہے۔ زیر تبصرہ تصنیف اس راستے سے الگ ہے۔ اس میں صرف یہ کیا گیا ہے کہ مولانا الیاس کاندھلوی کا تبلیغی مشن اور تبلیغی جماعت کی سن ۲۰۰۰ تک کی معروضی روداد بیان کر دی گئی ہے اور اس کو مصدقہ بنانے کے لیے معروف اسلامی عالموں و مصنفوں کے حوالے ہر صفحہ پر موجود ہیں۔

اس کے باوجود یوگندر سکند کی اس کوشش کو بے عیب نہیں کہا جا سکتا۔ تبلیغی جماعت کی ابتدا کس سن میں ہوئی، کیا یہ ایک جماعت یا تنظیم ہے یا صرف تحریک (یہاں جماعت، تبلیغ کے لیے نکلنے والی ٹولی کو بھی کہتے ہیں) حضرت مولانا الیاس کی پیدائش کس سن میں ہوئی، ان تمام سوالات کے حوالے سے معلومات کا ابہام اتنی کدو کاوش کے بعد بھی موجود ہے۔ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے کہ تبلیغی جماعت کا وجود ۱۹۲۰ سے ہے لیکن کئی معتبر کتابوں میں ان تبلیغی جماعتوں یا اسفار کا آغاز اس کے کئی سال بعد بتایا گیا ہے۔ ندوۃ العلماء سے مولانا ابوالحسن علی ندوی کی نگرانی میں مولانا محمد یوسف کی زندگی پر شائع ہونے والی کتاب (مولف: مولانا سید محمد رابع ثانی حسنی) میں مولانا الیاس کا سن پیدائش ۱۳۰۳ ہجری اور ان کا پیدائشی نام الیاس اختر بتایا گیا ہے۔ سکند نے سن پیدائش ۱۸۸۵ اور نام اختر الیاس بتایا ہے۔ دونوں میں سے ایک یا پھر دونوں ہی مشکوک ہیں۔ مذکورہ سن عیسوی اول الذکر سن ہجری سے مطابقت نہیں رکھتا۔

سب سے اہم سوال یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کیا حضرت مولانا الیاس کے اس مشن میں کامیاب ہے کہ مسلمانوں کے کردار اور ذہن کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالا جائے؟ کیا وہ گزشتہ ۶۰، ۶۲ برسوں میں اس منزل کی طرف آگے بڑھی ہے؟ کیا ڈیڑھ سو یا جتنے بھی ملکوں میں اس کا وجود ہے، وہاں کے معاشرے کے کسی قابل لحاظ حصے میں اس نے اپنے اثرات چھوڑے ہیں؟ کتاب ان سوالات کے جوابات دینے سے قاصر ہے۔ تاہم مصنف کی اس تحقیقی کاوش کی ستایش کی جانی چاہیے۔

(تبصرہ نگار: ریاض قدوائی۔ بشکریہ اردو بک ریویو دہلی)

”تذکرۃ المصنفین المعروف بہ تراجم العلماء“

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم محمد عثمان قاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے پرانے بزرگوں میں سے تھے۔ ان کا تعلق چھچھ کے علاقہ سے تھا اور دار العلوم دیوبند کے ممتاز فضلا میں سے تھے۔ آپ کے دادا حضرت مولانا فضل حق شمس آبادیؒ ترک وطن کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے اور مدرسہ صولتیہ کے بانی حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا۔ انھوں نے وہاں شادی بھی کر لی تھی مگر علاقہ چھچھ کے علماء کرام اور احباب کے اصرار پر واپس آئے اور شمس آباد میں دینی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا جسے ان کے فرزند حضرت مولانا مفتی محمد عمر شمس آبادیؒ اور پوتے حضرت مولانا مفتی محمد عثمان شمس آبادیؒ

نے آگے بڑھایا اور اب اس دینی وعلمی سلسلہ کو ہمارے محترم دوست حضرت مولانا قاری امداد اللہ قاسمی زید مجدہم برمنگھم برطانیہ کے معروف دینی مرکز ''مسجد حمزہؓ'' میں قائم رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد عثمان شمس آبادی نے ساری زندگی درس وتدریس میں گزاری اور انھیں پورے علاقہ میں ایک ثقہ اور معتمد مفتی کا مقام حاصل تھا۔

انھوں نے اپنے زمانہ تدریس میں درس نظامی کے نصاب میں زیر درس رہنے والی کتابوں کے مصنفین کے تعارف پر ایک کتاب تصنیف کی جو ان کی زندگی میں طبع نہ ہو سکی اور اب مولانا قاری محمد امداد اللہ قاسمی کی نگرانی میں القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ نے اسے شائع کیا ہے جو بہت سے مصنفین اور علماے کرام کے ترجمہ وتعارف کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر علمی نکات کا مجموعہ بھی ہے۔

بڑے سائز کے پانچ سو سے زائد صفحات پر مشتمل اس مجلد کتاب کی قیمت اڑھائی سو روپے ہے اور اسے مندرجہ بالا پتہ سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

(ابو عمار زاہد الراشدی)

''خانوادۂ نبوی وعہد بنی امیہ''

ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی ہمارے ملک کے ممتاز محققین میں سے ہے۔ تاریخ ان کا خصوصی موضوع ہے اور تاریخ کے مختلف عنوانات پر ان کے گراں قدر مقالات اہل علم سے داد وتحسین وصول کر چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں انھوں نے بنو امیہ کے عہد حکومت میں خاندان نبوت کے حالات اور ان کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالی ہے اور بعض اہل علم کے پیش کردہ اشکالات واعتراضات کا جواب دیا ہے۔ بہت سے امور میں ان کے پیش کردہ نتائج سے اختلاف کی گنجایش موجود ہے مگر ان کی محنت اور تحقیق بہر حال قابل داد ہے۔

اڑھائی سو سے زائد صفحات کی اس مجلد کتاب کی قیمت دو سو روپے ہے اور اسے مکتبہ سید احمد شہیدؒ، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

''قرآن کریم کی روشنی میں''

یہ محترم ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی کے ان خطبات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے مختلف مسائل اور موضوعات پر قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں دیے۔ ان موضوعات میں جہاد، پردہ، ازدواجی زندگی، بین الاقوامی معاملات، اسلام کا نظریہ مال ودولت اور آداب معاشرت جیسے اہم مسائل بھی شامل ہیں۔

ساڑھے چار سو سے زائد صفحات کا یہ مجلد مجموعہ مرکز فہم القرآن ۱۴۔۱۵ فرسٹ فلور، ڈیلا والا سنٹر، شون چورنگی بلاک ۹، کلفٹن کراچی نے شائع کیا ہے اور اس کی قیمت دو سو پچاس روپے ہے۔

''تفسیر گوہر بیان'' (جلد اول)

جامعہ اویسیہ گوہریہ (پکا گڑھا) بونکن روڈ سیالکوٹ کے بانی علامہ محمد شاہد جمیل اویسی نے مولانا احمد رضا خان